سورة المطفّفين
Chapter 83 — Those who give short measure

آیات 36

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَۙ ﴿۱﴾

1-(لہٰذا، نازل کردہ نظامِ زندگی کے پیمانے پیشِ نظر رکھو اور پھر دیکھو تم کیا کر رہے ہو۔ اس لحاظ سے) ناپ تول کر دینے والے لوگ جو چوری چھپے کمی کرنے کے لئے کوئی بڑی مقدار نہیں اڑاتے بلکہ ہر خریدار کے حصے میں سے تھوڑا تھوڑا اڑاتے ہیں اور خریدار کو پتہ نہیں چلتا کہ ناپ تول کر دینے والا اسے کتنا گھاٹا دے رہا ہے (مطففین)، تو وہ لوگ تباہ و برباد ہو کر رہ جائیں گے۔

الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ ﴿۲﴾

2-(ان مطففین کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ) یہ لوگ جب انسانوں سے (کوئی چیز) لیتے ہیں تو پوری پوری ماپ کر لیتے ہیں (اور اس میں ذرہ برابر کمی نہیں ہونے دیتے)۔

وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ﴿۳﴾

3- لیکن جب (خود دوسرے انسانوں کو) ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں۔

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓـئِكَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَۙ ﴿۴﴾

4- کیا ان لوگوں کو اس بات کا احساس و خیال نہیں ہے کہ (جب وہ مر جائیں گے) تو انہیں از سرِ نو زندگی دے کر اٹھا لیا جائے گا۔

لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍۙ ﴿۵﴾

5-(اور جس دن یہ اٹھائے جائیں گے) وہ ایک عظیم دن ہوگا۔

يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَؕ ﴿۶﴾

6-(اور وہ دن ایسا ہوگا) جس دن انسان سارے عالمین کی پرورش کرنے والے کے سامنے کھڑے ہوں گے (اور اپنے اعمال کے نتائج کا سامنا کر رہے ہوں گے)۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ؕ﴿۷﴾

7-یہ بات حتمی اور یقینی ہے کہ وہ لوگ جن کا اعمال نامہ (اس بناء پر تیار ہوا ہوگا) کہ وہ اللہ کے طے شدہ پیمانوں میں شگاف کرنے کی وجہ سے بُرائی پر بُرائی کرتے چلے گئے (فجار) تو وہ تکلیف دہ جکڑ بندیوں میں ہوں گے۔

وَمَآ اَدْرٰكَ مَا سِجِّيْنٌ ؕ﴿۸﴾

8-اور کیا تم نے دانش وحقائق کی گہرائیوں میں اُتر کر دیکھا ہے کہ وہ تکلیف دہ جکڑ بندیاں کیا ہیں؟ (سجین)۔

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ﴿۹﴾

9-(یہ تکلیف دہ جکڑ بندیاں تمہارا اپنا) اعمال نامہ ہے جو رقم ہو کر (محفوظ ہوتا جاتا ہے اور پھر تمہیں اس کا سامنا کرنا پڑتا ہے)۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾

10-(لہٰذا) وہ لوگ جو اس دن کو جھٹلانے والے ہیں (جب اعمال کے نتائج کے مطابق فیصلے ہوں گے) تو وہ تباہ و برباد ہو کر رہ جائیں گے (کیونکہ وہ فیصلے کے دن کو جھٹلانے کی وجہ سے ہی بُرائی پر بُرائی کرتے چلے گئے)۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۱﴾

11-جو لوگ اس دن کو جھٹلاتے ہیں جب اعمال کے فیصلے نازل کردہ نظامِ زندگی کے پیمانے کے مطابق ہوں گے

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۱۲﴾

12-تو اس کو صرف وہ لوگ ہی جھٹلاتے ہیں جو گناہوں کی ہر حد کو توڑنے والے ہوتے ہیں۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؕ﴿۱۳﴾

13-اور جب ان کے سامنے ہمارے احکام و قوانین (گزری ہوئی قوموں کی بربادیوں کی مثالوں کے ساتھ) پیش کیے جاتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں! کہ یہ تو پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں (ان کا ہم سے کیا تعلق ہے)۔

كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

14-(ان سے کہو کہ) بات یہ نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ (غلط کاموں کی وجہ سے) جو وہ کماتے تھے (وہ زنگ بن کر ان کے دلوں پر جم گیا ہے)۔

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؕ﴿۱۵﴾

15-چنانچہ یہ بات حتمی اور یقینی ہے کہ اُس دن وہ لوگ اپنے نشو و نما دینے والے (کی محبت سے) محروم رہ جائیں گے۔

ثُمَّ اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۶﴾

16-(اور) یہ بھی یقینی بات ہے کہ پھر وہ جہنم میں جھونک دیے جائیں گے۔

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۱۷﴾

17-پھران سے کہا جائے گا! کہ یہ ہے وہ (تمہارے اعمال کا نتیجہ) جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡاَبۡرَارِ لَفِىۡ عِلِّيِّيۡنَ ﴿۱۸﴾

18-(ان کے برعکس) یہ بات بھی حتمی اور یقینی ہے کہ جن کے دماغوں میں وسعتیں اور دلوں میں کشادگی تھی اور انسانوں کے لئے خوشگواریاں پیدا کرنے کی تگ ودو میں رہے، ان لوگوں کے اعمال نامے بلند مقامات کے حامل ہوں گے۔

وَمَاۤ اَدۡرٰكَ مَا عِلِّيُّوۡنَ ﴿۱۹﴾

19-اور کیا تمہیں ادراک ہے کہ یہ بلند مقامات کیا ہوتے ہیں؟ (عِلِّیُون)۔

كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ ﴿۲۰﴾

20-(یہ بلند مقامات تمہارے اپنے) اعمال نامے ہیں جو رقم ہو کر (محفوظ ہو جاتے ہیں جن کے مطابق تمہیں اعلیٰ مقامات عطا ہوتے ہیں)۔

يَّشۡهَدُهُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۲۱﴾

21-(اور اپنے ان اعمال ناموں کو) مقربین یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے اندر اللہ کی صفات کو زیادہ سے زیادہ منعکس کر لیا ہوگا، اپنے سامنے کھلا ہوا پائیں گے۔

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ ﴿۲۲﴾

22-لہٰذا، یہ ابرار یعنی دماغوں میں وسعتیں اور دلوں میں کشادگی رکھنے والے لوگ یقینی طور پر اپنے آپ کو حسین خوشگواریوں اور آسائشوں میں پائیں گے۔

عَلَى الۡاَرَآئِكِ يَنۡظُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾

23-(اور یہ ابرار) اختیارات کی حسین مسندوں پر متمکن ہوں گے اور (جنت کے حسن و جمال کے) نظارے کر رہے ہوں گے۔

تَعۡرِفُ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ ﴿۲۴﴾

24-(یہ وہ لوگ ہیں کہ) تم انہیں ان کے چہروں کی اطمینان بھری تازگی سے ہی پہچان لو گے جو ان کو نعمتوں کی بدولت

میسر آئی ہوگی۔

يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ﴿۲۵﴾

25-(اور) انہیں پینے کے لئے ایسا عمدہ خوشبو والا خالص مشروب میسر آئیگا جو محفوظ اور آمیزش سے پاک ہوگا۔

(**نوٹ**: رحیق کا مادہ (رح ق) ہے جس کا مطلب خالص شراب بھی ہے، اور کوئی بھی خالص عمدہ خوشبو والا مشروب بھی ہے۔ آیت میں سیاق وسباق کے حوالے سے دوسرا مطلب لیا گیا ہے کیونکہ کوئی ایسی چیز جو دنیا میں حرام ہوا سے جنت میں حلال نہیں کیا گیا۔اس لئے کہ جنت کی بنیادی صفت پاکیزگی ہے)۔

خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ﴿۲۶﴾

26-(جن میں سے یہ خالص مشروب دیا جائے گا ان آبگینوں کی) مہریں بھی عمدہ خوشبو کے عناصر سے بنی ہوں گی۔اور (جنت کی ایسی نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے جن میں) شوق ورغبت ہے انہیں چاہیے کہ انہیں حاصل کرنے کے لئے (دُنیا میں انسانوں کے لئے آسانیاں' خوشگواریاں وسرفرازیاں پیدا کرنے کے لئے ایک دوسرے سے) بازی لے جائیں 2:148۔

وَمِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِيۡمٍ ﴿۲۷﴾

27-اور (اس خالص عمدہ خوشبو والے مشروب، رحیق میں اگر کوئی آمیزش ہے تو وہ) تسنیم کی ہے یعنی وہ آمیزش اس میں سرفرازی وسربلندی کی ہے (یعنی یہ مشروب میسر ہی ان کو آئے گا جو جنت کے لئے سرفرازی وسربلندی کے حق دار ہوں گے)۔

عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿۲۸﴾

28-(اور یہ تسنیم یعنی سرفرازی وسربلندی کیا ہے) یہ ایک چشمہ ہے جس سے وہ لوگ پیتے ہیں جو اپنے اندر اللہ کی صفات کا زیادہ سے زیادہ عکس پیدا کرلیں (مقرب) (یعنی اللہ کی صفات کا عکس تو ایک سرچشمہ ہے جس کا جی چاہے ان صفات کا عکس اپنی ذات میں پیدا کرکے سرفرازی وسربلندی حاصل کرلے اور اللہ کے قریب والوں میں شامل ہوجائے)۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا كَانُوۡا مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَضۡحَكُوۡنَ ﴿۲۹﴾

29-(ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ لوگ جنت کی سرفرازی اور سربلندی حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے۔مگر بجائے یہ راستہ اختیار کرنے کے)، حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ (جو اللہ کے احکام کی خلاف ورزیوں کے) مجرم تھے وہ اہلِ ایمان کا مذاق اڑاتے رہے۔

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾

30-اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو آپس میں آنکھوں سے اشارہ بازی کیا کرتے تھے (کہ یہ ہیں وہ جن کی عقلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں)۔

وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾

31-اور جب یہ اپنے ہم خیال ساتھیوں کی طرف لوٹتے تو اِتراتے اور دل لگی کرتے ہُوئے لوٹتے (کہ انہوں نے اہلِ ایمان کا تمسخر اڑانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی)۔

وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾

32-غرضیکہ، وہ جب بھی انہیں دیکھتے تو کہتے ! کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ (یعنی اہلِ ایمان) کس قدر غلط راستے پر چلے جا رہے ہیں۔

وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾

33-حالانکہ (ان تمسخر اڑانے والوں کو) تو ان پر نگہبان بنا کر بھیجا ہی نہیں گیا تھا (کہ یہ ان کو درست راہ دکھانے کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لیتے کیونکہ یہ تو خود گمراہ تھے)۔

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾

34-بہر حال یاد رکھو کہ (جب فیصلے کا دن طاری ہو جائے گا تو دیکھنے والے دیکھیں گے اور کہیں گے کہ) آج اہلِ ایمان ان لوگوں پر ہنستے ہیں جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام وقوانین سے انکار کر کے سرکشی اختیار کر رکھی تھی۔

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٣٥﴾

35-(اور) وہ اختیارات کی حسین مسندوں پر بیٹھے (حسین نعمتوں) کا نظارہ کر رہے ہوں گے۔

ع 1 36 8

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

36-(اور کافروں کی بُری حالت خود ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے ہو گی اور اس وقت دیکھنے والے کہیں گے کہ) کیا لوٹے ہیں واپس وہ اعمال خود کافروں کی طرف جو وہ کیا کرتے تھے۔

(نوٹ: ثوب کا مادہ (ث و ب) ہے۔ اس کا بنیادی مطلب ہے چلے جانے کے بعد پھر واپس آجانا۔ لہٰذا، اسی مطلب کے مطابق آیت کا ترجمہ کیا گیا ہے)۔